بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۹ اخاء ۱۳۴۳ھش ۲ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ۹ اکتوبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۸ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ کل حضور نے دو احباب کو شرف زیارت بھی بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

-• ربوہ — آج مورخہ ۸ اکتوبر بروز جمعرات محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مسجد مبارک میں قرآن مجید کا درس دیں گے۔ درس نماز مغرب سے نصف گھنٹہ قبل شروع ہو کر نماز مغرب تک جاری رہے گا۔ یاد رہے آجکل مغرب کی اذان چھ بجے سے چند منٹ قبل ہوتی ہے۔ اس لئے احباب ساڑھے پانچ بجے سے پہلے مسجد مبارک میں پہونچ جائیں تاکہ درس سے پورے طور پر مستفیض ہو سکیں۔

-• ربوہ ۸ اکتوبر۔ محترم جناب چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ سشن جج کے متعلق لاہور سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی حالت اب پہلے کی نسبت کسی قدر بہتر ہے۔ گو ابھی تسلی بخش نہیں جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے آپ بعارضہ بندش پیشاب و خرابی جگر بہت بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"خدمت دین کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ احباب اپنا فالتو روپیہ بنکوں میں رکھنے کی بجائے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بطور امانت جمع کریں۔"

احباب حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بطور امانت جمع کرا کے اس جہت سے بھی خدمت دین کا فریضہ ادا کریں۔ (افسر خزانہ امانت صدر انجمن احمدیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہیئے

چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، دعا کی عادت ڈالو اور اس سے غافل ہرگز نہ ہو

"اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے ہی انسان پاک ہو سکتا ہے اور کوئی راہ اس کے پاک ہونے کی نہیں ہے۔ دعا کرنے والا اعلیٰ مراتب تقویٰ پر پہنچ سکتا ہے۔ یہ بالکل سچ بات ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ توفیق دعا ہی سے ملتی ہے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ دوسرے مسلمانوں کی طرح ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ یہی دعا ہے جس پر مسلمانوں کو ناز اور فخر کرنا چاہیئے۔ دوسرے مذاہب کے آگے تو دعا کے لئے گندے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور وہ دعا کی طرف توجہ ہی نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان تمام پتھروں کو جو ان کی دعا کے راستہ میں پڑے ہوں اور جو ان کی دعا کی روک بنے ہوتے ہوں دور کر دیں جیسے پانی کے آگے پتھر ہوں تو رک جاتا ہے اسی طرح دوسرے لوگوں نے گندے پتھر دعا کی راہ میں ڈالے ہوئے ہیں اور وہ کیا ہیں وہ ان کی اپنی بدکاریاں اور بداعتقادیاں ہیں لیکن تم لوگوں کو ان کی مثل نہ ہونا چاہیئے اور تمہارا کوئی کاروبار دعا کے سوا نہ ہوا کرے۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے دعا کی عادت ڈالو اور اس سے غافل ہرگز نہ ہو۔ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ ایک عیسائی جو کفارہ اور خون مسیح پر ایمان لا کر سارے گناہوں کو معاف شدہ سمجھتا ہے۔ اسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ دعا کرتا رہے اور ایک ہندو جو یقین کرتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہوتی اور تناسخ کے چکر سے ہرگز رہائی نہیں ہے اس کے نزدیک بھی دعا کوئی شے نہیں وہ کیوں دعا کے واسطے ٹکریں مارتا رہیگا۔ وہ تو یقیناً سمجھتا ہے کہ اعمال کی پاداش میں اسے کروڑہا جونیں بدلنی ہیں اور جس کا ایمان ہے کہ کتے بلے بندر سؤر بننے سے چارہ ہی نہیں۔ دعا تو جب کرتا کہ جب اسے ایمان ہوتا کہ خدا تعالیٰ دعا کی برکت سے ان جونوں کے چکر سے بچا لے گا اس لئے یاد رکھو کہ یہ اسلام کا ہی فخر اور ناز ہے کہ اس میں دعا کی تعلیم ہے اس میں کبھی سستی نہ کرو اور نہ اس سے تھکو۔ دعا خدا تعالیٰ کا ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ اگر قرآن مجید کو غور سے پڑھو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس میں بار بار کس قدر دعا کی طرف رغبت دلائی اور تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔ یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ میں بہت ہی قریب ہوں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ اکتوبر ۶۲ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معاصرین کی طرف سے تائید

مولوی عبدالصمد صاحب صارم الازہری اخبار "المنبر" میں "مرزا قادیانی کے مصادر" کے زیر عنوان فرماتے ہیں :-

"مرزا صاحب کے وہ مصادر جن کا حوالہ وہ اور حکیم نورالدین اپنی کتابوں میں دیتے ہیں سب کو معلوم ہیں ان پر چنداں لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ انہیں ان کی کتابوں اور ان کے بیان کردہ مسائل کو ہر پڑھا لکھا جانتا اور سمجھتا ہے ان میں یہ لوگ ہیں - ابنِ عربی، ابنِ قیم، ابن حزم، ابن تیمیہ، غزالی اور مجدد الف ثانی رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ۔

مگر ان کے وہ مصادر جن کا ذکر نہ مرزا صاحب کبھی کرتے ہیں۔ نہ نورالدین اور نہ دیگر قادیانی اربابِ قلم، وہ یہ ہیں :-

مولوی چراغ علی، سر سید احمد خاں، مولانا ابوالمنصور دہلوی، خواجہ میردرد اور حکیم محمد حسن جلالی امروہوی۔

دراصل ان پانچ حضرات کی کتابوں سے قادیانیت کی تشکیل ہوتی رہی ہے یہ بات اچھی طرح تب ہی آئینہ ہو سکتی ہے کہ آپ پہلے مرزا صاحب کی تمام کتابیں پڑھ جائیں پھر ان حضرات کی کتابیں تمام کی تمام پڑھ جائیں تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ مرزا صاحب کی عبارتیں کی عبارتیں بعینہٖ وہی ہیں، وہی الفاظ ونکات ہیں اور وہی دعاوی ہیں۔"

(المنبر ۲۔ اکتوبر ۶۲ء ص۳)

اس عبارت کے انداز سے ظاہر ہے کہ یہ مضمون سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذمت میں لکھا گیا ہے لیکن اگر انسان غور کرے تو آپ کی اس سے بڑھ کر اور تعریف نہیں ہو سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسی باتیں کوئی نئی نہیں ہیں۔ عیسائیوں نے خود تعلیماتِ اسلام پر بھی یہی الزام بزعمِ خود لگایا ہے کہ یہ تعلیمات دوسرے مذاہب خاص کر تورات اور انجیل سے لی گئی ہیں۔ چنانچہ ایک پادری صاحب نے "ینابیع الاسلام" اسی غرض کے لئے لکھی تھی نہیں بلکہ اکثر مستشرقین نے یہی اعتراض اگر اس کو اعتراض کہا جائے اسلام پر کیا ہے اور نہایت کوشش سے اسلامی تعلیمات کے مصادر دریافت کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اگر یہ لوگ غور کرتے تو یہ چیز بجائے اعتراض کے تعلیماتِ اسلام کی خوبیوں کی حامل ہے۔ کانگرس نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے ایک آریہ سے ایک کتاب لکھوائی تھی جو راقم الحروف نے بھی پڑھی ہے۔ اس کتاب میں ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلامی تعلیمات ویدک دھرم سے لی گئی ہیں مصنّف نے اس کی بہت سی مثالیں دی ہیں بلکہ اس نے یہاں تک کہا ہے کہ جبرائیل دراصل ایک ہندو سادھو تھا جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم دیتا تھا پھر اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ کسی حدیث میں آیا ہے کہ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کے پاس سے ایک کتاب نکلی جو آپ سینہ میں چھپائے رکھتے تھے اور یہ کتاب "وید" تھی۔ راقم الحروف کو یاد ہے کہ مصنّف کتاب نے یہ بھی لکھا ہے کہ "ابراہیم" "برہما" کا بگڑا ہوا تلفظ ہے۔ الغرض اس کتاب میں اسلام کی ہر بات کو لے کر اس کی نشاندہی ہندوؤں کی پستکوں میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے یہ کتاب ایسے انداز میں لکھی گئی ہے کہ ایک معمولی لکھا پڑھا مسلمان اس کو پڑھ کر ضرور گمراہ ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اس مسئلہ کو بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت سادہ طریق سے حل کر دیا ہے اور وہ ہے قرآن کریم کا یہ بیان کہ اللہ تعالےٰ نے ہر قوم میں انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے ہیں۔ جس آریہ دوست نے یہ کتاب پڑھنے کے لئے دی تھی راقم الحروف نے اس کو اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی تو وہ حیران رہ گیا اور کہنے لگا کیا قرآن کریم میں واقعی ایسی بات کہی گئی ہے۔ راقم الحروف نے اس کو بتایا کہ اس کتاب میں جو مماثلتیں ہندوؤں کی باتوں اور اسلام میں دی گئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کا ایک ہی مصدر رہا ہے جو "خدا تعالیٰ" ہے۔ اور اسلام نے اس کو نہایت وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ اس لئے ہندوؤں کی تعلیمات اور اسلام کی تعلیمات میں جو سچائیاں ملتی جلتی ہیں وہ اس وجہ سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں جو انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے ہیں ان کی تعلیم ایک ہی ہے۔ البتہ مختلف اقوام نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات میں خودساختہ باتیں ملادی ہیں جن کی وجہ سے مختلف مذاہب ایک دوسرے سے مختلف نظر آتے ہیں۔

الغرض عیسائی اور آریہ بھی اسلام پر یہ اعتراض کرتے آئے ہیں کہ عیسائی تو کہتے ہیں کہ اسلام تورات اور انجیل کا چربہ ہے اور آریہ کہتے ہیں کہ اسلام ہندو متوں کا نچوڑ ہے۔ حالانکہ غور کیا جائے تو یہ اعتراض اعتراض نہیں بلکہ تعریف ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ مولوی عبدالصمد صاحب صارم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذمت کے پردے میں آپ کی بے حد تعریف کر گئے ہیں۔ انہوں نے یہ مان لیا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ایسا ہے کہ جس کی تائید پہلے علمائے اسلام سے بھی ہو سکتی ہے اور زمانۂ حال کے اہلِ علم حضرات سے بھی ہوتی ہے۔ اور جو جو باتیں ان پانچ شخصوں نے الگ الگ کہی ہیں ان کا وجود بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں ملتا ہے۔ اور وہ باتیں ایسی ہیں جن کو یہ مختلف پانچ حضرات بھی صحیح مانتے ہیں۔ اگرچہ ان کی اپنی اپنی باتیں ایک دوسرے سے الگ ہی کیوں نہ ہوں۔

اس کے باوجود جس طرح اسلامی تعلیمات میں پہلے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات موجود ہیں پھر بھی اسلام میں ان کے علاوہ زیادہ باتیں بھی موجود ہیں اور اس لئے اسلام کو ان پر فوقیت ہے۔ اسی طرح جو بعض سچائیاں ان پانچ اشخاص نے پیش کی ہیں جن کا نام مضمون نگار نے لیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات میں وہ بھی موجود ہیں اور ان سے بالا بھی ایسی باتیں موجود ہیں جو ان میں سے کسی میں نہیں۔

حدیث میں آیا ہے کہ اس زمانہ میں زمین اپنے خزانے اگل دے گی اس کا مطلب یہی ہے کہ مادی علوم ترقی کریں گے۔ فلسفہ ترقی کرے گا۔ سائنس ترقی کرے گی اور ایسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ آسمان بھی اپنی برکات نازل کرے گا جس کا مطلب یہی ہے کہ روحانی بارش ہوگی۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ عوام کو مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کی باتیں سمجھنے اور اس کی تقلید کرنے میں دقت نہ ہو۔ البتہ جن کے لئے خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِھِم آیا ہے ان کی بات دوسری ہے۔ جن لوگوں کا ذکر مضمون نگار نے کیا ہے اگر انہوں نے مسیح موعود علیہ السلام سے براہ راست نہیں لیا بلکہ ان کے اپنے ذہنوں کی پیداوار ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ یہ باتیں مندرجہ بالا اصولوں کے مطابق ان کو عطا ہوئیں۔ دراصل یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس زمانے میں ایک مامور من اللہ مبعوث ہو چکا ہے۔ اگر ان لوگوں کو بھی تھوڑا تھوڑا الگ الگ کچھ علم مل گیا ہے تو وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی طفیل ہی ملا ہے۔ لہٰذا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ آپ نے ان لوگوں سے یہ باتیں لی ہیں۔ کیونکہ آپ کے پاس یہ باتیں بھی ہیں اور ان سے بہت زیادہ اور باتیں بھی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"وہ سچا فلسفہ ان کو نہیں ملا
جو الہامِ الٰہی سے پیدا ہوتا
ہے۔"

اس کا ظاہر اور بیّن ثبوت یہ ہے کہ آج ان لوگوں کے ماننے والی کوئی منظم جماعت موجود نہیں جو ان کی باتوں کو دنیا میں اس طرح پھیلائے جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "جماعتِ احمدیہ" اسلام کا نور ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ دوسرے لفظوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پختہ ایمان۔ سچا ولولہ اور حقیقی اور مؤثر جوشِ تبلیغِ اسلام کے لئے اپنی جماعت کو بخشا ہے وہ ان لوگوں کو نصیب نہیں ہوا۔ دوسرے لفظوں میں ان لوگوں کو وہ طریقِ نبوت عطا نہیں ہوا جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملا ہے جس نے جماعتِ احمدیہ کو وہ فعالیت بخشی ہے کہ آج جس کی تعریف خود "المنبر" کے مدیر محترم بھی کئی کئی طریقوں سے کر چکے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں آپ فرماتے ہیں :-

"یہ ہے اس عزم کی جھلک
جو امتِ قادیانیہ اپنے
دورِ انحطاط وزوال میں
(؟) بھی اپنے سینوں
میں پنہاں رکھتی ہے"

(المنبر ۷/۶۲ ص۱۳)

بقول مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف جس کی خزاں (نعوذ باللہ) یہ ہے اس کی بہار کیا ہوگی؟

اسلام پر اعتراضات کے جواب

اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ

از مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

نائیجیریا میں قیام کے دوران ایک دفعہ خاکسار نے امریکہ کے ایک اخبار میں اسلام میں عورتوں کی پوزیشن کے متعلق ایک مضمون پڑھا۔ چونکہ اس مضمون میں مضمون نگار نے بعض غلط بیانیاں کی ہوئی تھیں۔ خاکسار نے اس مضمون کا جواب ایک خط کی صورت میں اخبار کے ایڈیٹر کو بھیجا جو انہوں نے شائع کر دیا۔ میرے اس خط کو پڑھ کر انگلستان سے ایک عورت نے مجھے خط لکھا جس کا متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مکرمی!

میں امریکہ کے اخبار پروگریسو انڈی پنڈنٹ (Progressive Independent) کا نہایت شوق سے مطالعہ کرتی ہوں۔ میں نے اس میں آپ کا خط نہایت دلچسپی سے پڑھا ہے۔ میں آپ کی ممنون ہونگی۔ اگر آپ اپنے اخبار کی ایک کاپی بطور نمونہ مجھے ارسال کر دیں۔

میں نہیں چاہتی کہ محض بحث کی خاطر آپ سے بحث کا آغاز کروں اور پوچھوں کہ آپ کس طرح یہ کہتے ہیں کہ اسلام نے عورت کے حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ اور اس کی حالت کو بہتر بنایا ہے۔ لیکن اتنا ضرور کہونگی کہ آپ یہ تو بتائیے کہ اسلامی دنیا کے علاوہ اور کونسی جگہ ہے۔ جہاں عورت کو چاردیواری کے اندر بند رکھا جاتا ہے۔ اور اسے اپنے چہرہ پر ہمیشہ نقاب اوڑھنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ اور تازہ ہوا اور سورج کی روشنی سے محروم رکھا جاتا ہے۔

اسلامی دنیا میں عورتوں کو ہرگز کسی قسم کی آزادی حاصل نہیں ہے۔ عورت کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ کئی بیویوں میں سے ایک بیوی ہوتی ہے۔ اور اگر وہ بانجھ ثابت ہو۔ تو اس کا خاوند اسے طلاق دے سکتا ہے

اسلامی قانون کے مطابق اگر ایک قوم دوسری قوم کے خلاف جنگ کرے۔ اور اس دوسری قوم کو مفتوح بنا لے۔ تو فاتح قوم کے لئے یہ بات جائز رکھی گئی ہے کہ مفتوح قوم کی تمام عورتوں کو مفتوحہ علاقہ سے لے جائے حتیٰ کہ شادی شدہ عورتوں کو بھی۔ اور فاتح لوگ جبراً انہیں لونڈیاں بنالیں

میں نے یہ تمام معلومات ایک ایسی کتاب سے حاصل کی ہیں جو ایک مسلمان کی لکھی ہوئی ہے۔ اور جسے اسلامی کتاب کہا جاتا ہے۔ مجھے اس بات سے نہایت درجہ خوشی ہوگی کہ آپ میری ان باتوں کا جواب تحریر کریں۔ اور مہربانی کرکے اپنے اخبار کے نمونہ کی کاپی ارسال کریں اور چندہ سے اطلاع دیں۔

آپ کا بہت بہت شکریہ
ایچ۔ ایف کاکس
(H.F. Cox)
۲۴ ستمبر ۱۹۵۴ء

خاکسار نے مس کاکس (Miss Cox) کے اس خط کا جواب اپنے اخبار ٹروتھ میں ایڈیٹوریل کے ذریعہ دیا اس سلسلہ میں تین ایڈیٹوریل لکھے گئے۔ جن کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

اسلام میں عورت کا مقام

ہماری ایک کارسپانڈنٹ نے کیمبرج انگلستان سے اسلام میں عورت کے مقام کے متعلق لکھا ہے۔ اور اس بات سے شدید اختلاف کا اظہار کیا ہے کہ حضرت اور صرف اسلام ہی نے عورت کے حقوق کا خاص طور پر تحفظ کیا ہے۔ اور اس کی پوزیشن کو بہتر بنایا ہے عورتوں کو چاردیواری کے اندر بند رکھنا انہیں اپنے چہروں پر نقاب اوڑھنے کے لئے مجبور کرنا جس کے نتیجہ میں ایک عورت کئی بیویوں میں سے ایک بیوی بن کے رہ جاتی ہے جو ہر وقت اس خوف میں زندگی گزرتی ہے کہ اگر کبھی اس کے اولاد نہ ہوئی۔ تو اسے طلاق دی جاسکے گی۔ یہ ہیں سوالات جو ہماری کارسپانڈنٹ نے اٹھائے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب ایک قوم دوسری قوم پر حملہ آور ہوتی ہے اور دوسری قوم کو فتح کرلیتی ہے تو فاتح قوم کے لئے یہ بات جائز قرار رکھی گئی ہے۔ کہ وہ مفتوحہ علاقہ کی تمام عورتوں کو اٹھا کر لے جائے۔

اسلام کے متعدد غیر متعصب مطالعہ کرنے والوں کے دلوں پر اسلام کے متعصب نقادوں کی رائے اور بعض کم فہم مسلمانوں کے خیالات نے نہایت غلط تاثرات پیدا کر دئے ہیں۔ ہم اسلام کا مطالعہ کرنے والے لوگوں کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔ کہ وہ کیوں اپنے خیالات کا جو کہ اسلام کے خلاف ہیں اظہار کرتے ہیں۔ لیکن ہم ان سے یہ ضرور کہنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی قوت فکر کو استعمال کریں اور دوسروں کو اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ ان کے لئے سوچیں

جہاں تک ہماری کارسپانڈنٹ کا تعلق ہے ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ انہوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے اس میں تعصب کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ لیکن ہم افسوس کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ ان باتوں کا اظہار کرتے سلسلہ میں اسلامی تعلیم کے اصل ماخذوں کو پوری طرح اور پوری کوشش کے ساتھ انہوں نے دیکھا اور پرکھا نہیں۔ ہم اسلام کا تحفظ کرتے ہیں۔ اور جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اسلام کا تحفظ کرتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم اسلام کی تعلیم کا تحفظ کرتے ہیں۔ اگر انفرادی طور پر لوگوں کے اعمال میں خامیاں نظر آئیں۔ درآنحالیکہ وہ لوگ اپنے آپ کو اس مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تو ہم سب کا فرض ہے کہ ہم ایسے لوگوں کی مذمت کریں۔

آئیے ہم اپنی کارسپانڈنٹ کو اصل ماخذ کی طرف لے چلیں۔ جہاں تک عورتوں کو چاردیواری میں بند رکھنے کا سوال ہے۔ اسلام کی تعلیم کسی پہلو سے بھی اس کی تائید نہیں کرتی۔ قرآن کریم کی ایک بھی آیت ایسی نہیں ہے اور نہ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث جس سے بعض لوگوں کے اس عمل کو صحیح ثابت کیا جاسکے۔ اگر یہ عمل کسی گھر میں جاری ہی ہے۔ تو اسلام اس کا ذمہ وار نہیں ہے۔

ہمارا یہ کہنا کہ "اگر یہ عمل کسی گھر میں جاری ہے"۔ اس وجہ سے ہے کہ ساری دنیا کی نوے فیصد مسلمان عورتیں تو دیہاتی فضا میں زندگی گزارتی ہیں۔ جہاں کہ وہ (پردے کے باوجود) اپنے مردوں کی مدد کرنے کے لئے گھر سے باہر آتی جاتی ہیں۔ باقی دس فیصد مسلمان عورتیں جو کہ شہری زندگی گزارتی ہیں۔ ان میں سے بہت ہی کم ایسی عورتیں ہیں جو کہ سیاسی یا سماجی مجبوریوں کی وجہ سے پردہ کی انتہا پسندی (یعنی گھر ہی میں بند رہنا) کی طرف چلی گئی ہیں۔ جہاں تک پردہ کا سوال ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد یہ ہے

تو کہدے مومن مردوں کو نیچی رکھیں اپنی آنکھیں اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی یہ ہے بہت پاکیزہ ان کے لئے۔ یقیناً اللہ بہت خبر رکھنے والا ہے اس کی جو وہ کرتے ہیں۔ اور تو کہدے مومن عورتوں کو کہ نیچی رکھیں اپنی آنکھیں اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی اور نہ وہ ظاہر کریں زینت اپنی مگر جو ظاہر ہو اس سے اور چاہیئے کہ ڈالیں اوڑھنیاں اپنی اپنے گریبانوں پر اور نہ ظاہر کریں زینت اپنی مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپ دادا کے لئے یا اپنے خاوندوں کے باپوں کے لئے یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں کے لئے یا اپنے بھتیجوں کے لئے یا اپنے بھانجوں کے لئے یا اپنی عورتوں کے لئے یا ان کے لئے کہ مالک ہوتے جن کے داہنے ہاتھ ان کے یا ساتھ رہنے والوں کے لئے جو نہیں حاجت والے مردوں میں سے یا بچوں میں سے وہ جو نہیں آگاہ ہوئے پوشیدہ باتوں پر عورتوں کی اور نہ ماریں اپنے پاؤں زمین پر تا کہ جان جاوے جو وہ چھپاتی ہیں اپنی زینت سے اور توبہ کرو اللہ کی طرف سب کے سب اے مومنو تا کہ تم کامیاب ہو۔ (سورہ نور آیت ۳۱)

موجودہ زمانہ میں شہری عورتوں میں جو پردے کا رواج ہے یہ دراصل ارتقائی منازل طے کرتا ہوا مختلف حالات میں سے گزر کر موجودہ صورت تک پہنچا ہے۔ قرآن کریم کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ عورتوں کی عصمت وعفت کی حفاظت کی جائے اور یہ اس طرح کہ ان کا اور مردوں کا آپس میں کھلم کھلا اختلاط نہ ہونے دیا جائے۔ اور عورتوں کو اس سلسلہ میں یہ نصیحت بھی کی گئی ہے کہ وہ اپنی خوبصورتی کا مظاہرہ نہ کریں۔ اور اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ عورت کے حسن کا کھلم کھلا ایسی جگہوں پر اظہار جہاں مردوں کی نگاہیں ان پر پڑتی ہوں اخلاقی برائیوں کی جڑ ہے اور یہ اخلاقی برائیاں غیر مسلم دنیا میں ایک اچھی خاصی مشکل کا باعث بنی ہوئی ہیں۔

ہمیں ایک ایسے سماجی نظام پر محض اس لئے اعتراض نہ کرنے چاہئیں کہ یہ ہمارا اپنا نظام نہیں ہے۔ ہمیں اس کی خوبیوں کو پرکھنا چاہیئے۔

آئیے اب تعدد ازدواج کو لیجئے قرآن کریم کا ارشاد یہ ہے۔

"اور اگر تم ڈرو کہ تم یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کروگے تو عورتوں میں سے جو پسند ہو تمہیں نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین اور چار چار۔ پھر اگر ڈرو تم کہ نہ عدل کر سکو گے۔ تو ایک ہی یا وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے یہ بات زیادہ قریب ہے کہ نہ بے انصافی کرو تم"۔

اسلام کی تعلیم نہ سمجھنے کی وجہ سے اسے بہت زیادہ اعتراضات کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ تعدد ازدواج بھی ایک ایسی تعلیم ہے۔ جو متعدد اعتراضات کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ قرآن کریم کی متعلقہ آیت پیش کرنے کے بعد اور قرآن کریم میں اس موضوع پر صرف یہی ایک آیت ہے۔ ہم اپنی کارسپانڈنٹ سے پوچھتے ہیں کہ کیا اس آیت میں ارشاد خداوندی

یہ ہے کہ ہر مسلمان ضرور بالضرور ایک سے زیادہ بیویاں کرے یا کہ یہ صرف ایک ایسی اجازت ہے کہ جس سے حالات اور ضرورت کے مطابق فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

اسلام میں تعدد ازدواج کا تصور مشروط ہے ایسی شرائط کے ساتھ کہ صحیح معنوں میں اس کا استعمال کسی شخص کو یہ موقعہ ہی نہیں دیتا کہ وہ عورت پر ظلم کرے اور چونکہ کسی عورت کی بھی اس کی مرضی کے بغیر شادی نہیں کی جا سکتی اس لئے ہم اس حقیقت سے کسی طرح آنکھیں بند کر سکتے ہیں کہ جو عورت بھی کسی ایسے شخص سے شادی کرتی ہے جس کے ہاں پہلے ہی بیوی موجود ہے وہ اپنے اس فعل کے عواقب کو مدنظر رکھ کر ہی ایسا کرتی ہے۔ جہاں تک پہلی بیوی کا سوال ہے اگر وہ اس بات کو پسند نہ کرے کہ اس کا خاوند دوسری شادی کرے تو اسے پورا پورا حق ہے کہ وہ طلاق لے لے۔ ہمیں اس بات کا اعتراف ہے کہ بعض ایسے گھرانے جہاں تعدد ازدواج پر عمل کیا جاتا ہے مشکلات میں سے گذر رہے ہیں لیکن یہ تعدد ازدواج کا نتیجہ نہیں بلکہ تعدد ازدواج کے غلط استعمال کا نتیجہ ہے۔ اور یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ اسلام کو تعدد ازدواج کے غلط استعمال کے لئے ہدف ملامت نہیں بنایا جا سکتا۔

جہاں تک ایک بانجھ عورت کو طلاق دینے کا سوال ہے اس کے دو پہلو ہیں۔ یہ بات اسلام کے حق میں ہے کہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت دے کر اسلام نے اس بات کو نہایت غیر ضروری بنا دیا ہے کہ بانجھ پن کی وجہ سے کسی عورت کو طلاق دی جائے۔ صرف ایسے لوگ جو ایک سے زیادہ بیویاں نہیں کر سکتے وہ اس بات پر مجبور ہیں کہ بیوی کے بانجھ ہونے کی صورت میں بھی اگر اولاد کی خواہش رکھتے ہوں تو دوسری بیوی کرنے سے پہلے پہلی بیوی کو طلاق دیں۔ اگر اسلام کی طرف سے دی گئی آسانی کے باوجود کوئی شخص بانجھ پن کی وجہ سے اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو اسلام کسی صورت میں بھی موردِ الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تعدد ازدواج کی اجازت کے سلسلہ میں مسلمان علماء نے ہمیشہ بیوی کے بانجھ پن کو بھی ایک وجہ جواز قرار دیا ہے۔

جس بات کی اسلام تعلیم ہی نہیں دیتا اور نہ کسی رنگ میں اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اس کے لئے اسلام کو بھلا کس طرح بُرا بھلا کہا جا سکتا ہے۔

یہی بات ایک دوسرے زاویے سے بھی دیکھی جا سکتی ہے اور وہ زاویہ یہ ہے۔ اگر طلاق کی اجازت ہے تو پھر طلاق دینے کو نسی شرائط موجود ہونی چاہئیں۔

یاد رہے کہ اسلام کسی خاص شرائط کا خاص طور پر ذکر نہیں کرتا اور ایسا نہ کرنے میں ایک بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے۔ طلاق کا مطلب ہے شادی شدہ جوڑے کی اس رنگ میں علیحدگی کہ ایک دوسرے پر حقِ زوجیت نہ رہے۔ کیا ہم یہ اصول بنا سکتے ہیں کہ کوئی شخص کسی اندھی بہری۔ گونگی یا لنگڑی عورت سے شادی نہ کرے۔ ہم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے ہم دیکھتے ہیں کہ ہر قسم کی عورت کو خاوند مل جاتا ہے یعنی کوئی نہ کوئی شخص ہر قسم کی عورت سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے بیشک ایک عورت سے شادی کرنے کے لئے متعدد لوگ انکار کر دیں لیکن اس عورت کو کوئی اور شخص اپنے لئے سب سے زیادہ مناسب سمجھے گا اور عین ممکن ہے کہ یہ شخص اس عورت کا اس قدر خیال رکھنے والا ہو کہ جس سے ظاہر ہو کہ وہ اسے بہت زیادہ چاہتا ہے۔ یہ تو ذاتی انتخاب اور پسند کا معاملہ ہے۔ اور یہی حال طلاق کا ہے۔ ہم اس کے لئے کوئی شرطیں نہیں لگا سکتے۔ ایک جوڑا بے شک اندھا۔ بہرا۔ گونگا یا لنگڑا ہو۔ مرد حقِ زوجیت ادا کرنے کے قابل نہ ہو اور عورت بالکل بانجھ ہو۔ لیکن اگر وہ اکٹھا رہنا چاہتے ہیں تو ہرگز ہرگز کوئی ایسا قانون نہ ہونا چاہیئے جو ان کو جدا ہونے پر مجبور کرے۔ اس کے برخلاف اگر ایک جوڑا بالکل تندرست و توانا ہو اور بظاہر ان میں کسی قسم کی کوئی خامی نہ ہو لیکن یہ ایک دوسرے کے ساتھ رہنا نہ چاہیں اور میاں بیوی بن کر زندگی نہ گزارنا چاہیں تو دنیا کا کونسا قانون ہے جو ان کے دل میں محبّت ڈال دے اور ان کی باہم زندگی کو خوشگوار بنا دے۔ ہمیں حقائق کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ اگر میاں بیوی ایسی حالت میں زندگی گزار رہے ہوں کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند نہ کرتے ہوں اور اس وجہ سے ان کی زندگی تلخ ہو کر رہ گئی ہو تو یہ بات سماج کے لئے کسی رنگ میں بھی باعثِ فخر نہیں ہو سکتی۔ اگر صرف "شادی" کے لفظ کو لوگوں پر تلخیاں ٹھونسنے کا آلہ بنا لیا جائے تو ہمیں ڈر ہے کہ شادی جو در حقیقت ایک قسم کے مذہبی تقدس کی حامل ہے اس کے لئے لوگوں کے دلوں سے ہر قسم کے احترام کے جذبات اُٹھ جائیں گے۔

اسلام طلاق کو پسند نہیں کرتا لیکن اس کے ساتھ ہی چونکہ وہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ لوگوں کو ناخوشگوار زندگیاں بسر کرنے پر مجبور کرے اسلئے وہ طلاق کی اجازت بھی دیتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے:۔

"طلاق دو مرتبہ ہوتی ہے۔ پھر روک لینا ہے (عورت کو) مناسب طور پر یا اسے احسان کے ساتھ رخصت کرنا ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم نے جو کچھ انہیں دیا ہوا ہے وہ واپس لے لو۔ سوائے اس کے کہ دونوں ڈریں کہ وہ اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے۔ پس اگر تم بھی ڈرو کہ وہ اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے فدیہ کے طور پر دیا۔ یہ اللہ کی حدود ہیں ان سے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا وہی ظالم لوگ ہیں۔"

(سورہ بقرہ)

اور:۔

اور متقیوں پر فرض ہے مطلقہ عورتوں کو مناسب طور پر فائدہ پہنچانا۔

(سورہ بقرہ)

اور:۔

اور اگر تم ان دونوں کے درمیان مخالفت سے ڈرو تو مقرر کرو ایک منصف اس مرد کے خاندان سے اور ایک منصف اس عورت کے خاندان سے۔ اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ موافقت پیدا کر دے گا ان دونوں کے درمیان۔ اللہ تعالےٰ خوب جاننے والا خوب خبر رکھنے والا ہے۔ (سورہ نساء)

خلاصہ ان ساری باتوں کا یہ ہوا کہ:۔

۱۔ اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں جس کی رو سے کسی شخص کو لازمی طور پر اپنی بانجھ بیوی کو طلاق دینی پڑے۔ یہ ہر شخص کا اپنا معاملہ ہے۔ اسلام ایسی طلاق کی حوصلہ افزائی بھی نہیں کرتا بلکہ وہ ایسے سامان مہیا کرتا ہے جن سے ایسی طلاق کی ضرورت نہ پڑے۔

۲۔ اسلام طلاق سے نفرت کرتا ہے لیکن خاص حالات میں اس کی اجازت بھی دیتا ہے تاکہ انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر بھی لوگ خوشگوار زندگیاں بسر کر سکیں۔

۳۔ اسلام ایسے حالات پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے جن میں میاں بیوی کی صلح کرائی جا سکے اور طلاق کی نوبت نہ آنے دی جائے۔

۴۔ اسلام طلاق سے قبل میاں بیوی کو تین ماہ کا طویل عرصہ اس بات پر غور کرنے کے لئے دیتا ہے۔

۵۔ جب طلاق کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو اسلام طلاق کی اجازت دیتا ہے لیکن میاں بیوی کو اس بات کی نصیحت کرتا ہے کہ ان کی یہ جدائی نہایت احسن طریق پر ہونی چاہیئے۔ مرد کو خاص طور پر ہدایت کرتا ہے کہ طلاق کے وقت عورت سے حسن سلوک کرے اور نہایت اچھی طرح اسے الوداع کہے۔

یہاں اس بات کا ذکر بے جا نہ ہوگا کہ عورت کو بھی طلاق (خلع) کا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ مرد کو۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ عورت کو بھی ویسا ہی حق ہے معروف طور پر جیسا کہ اس کے ذمہ ہے یعنی جتنا کہ حق مردوں کو ہے۔"

(سورۂ بقرہ)

(باقی)

بخشے ہیں اس نگاہ نے درماں نئے نئے

پیدا ہوئے ہیں دل میں پھر ارماں نئے نئے
باندھے ہیں نگہِ دوست سے پیماں نئے نئے

پھر پی رہا ہوں ساغرِ تسنیم نو بہ نو
پھر ہیں نشاطِ روح کے ساماں نئے نئے

ابرِ بہار جھوم کے برسا ہے اس طرح
کِھل کِھل گئے ہیں ہر سُو گلستاں نئے نئے

افکارِ نو سے تیرگیٔ جہل چھٹ چلی
ہیں علم کے چراغ فروزاں نئے نئے

اُترے گی نوحِ وقت کی کشتی ضرور پار
آتے رہیں جو آتے ہیں طوفاں نئے نئے

دنیا نے فیضؔ جب بھی کوئی غم دیا ہمیں
بخشے ہیں اس نگاہ نے درماں نئے نئے

فیض احمد

محترم دفعدار محمد عبد اللہ صاحب (مرحوم) درویش قادیان

از مکرم میرزا عبد الرشید صاحب وکالت دیوان۔ ربوہ

حضرت والد ماجد دفعدار محمد عبد اللہ صاحب مرحوم درویش قادیان کی نیکی۔ تقویٰ شعاری۔ پاکیزگی۔ سادہ طبیعت۔ سلسلہ کے ساتھ بے لوث محبت۔ مستقل مزاجی۔ دیار حبیب کی حفاظت کا خاص جذبہ وغیرہ کتنے ہی ایسے اوصاف ہیں جو آپ کی زندگی میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ بچپن سے لے کر جوانی تک اور جوانی سے لے کر پیرانہ سالی تک آپ نے نہایت درجہ پاکیزگی اور نیکی سے زندگی گذاری۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کرم دین بھیں کے مقدمہ کے سلسلہ میں ۱۹۰۳ء میں جہلم تشریف لیگئے تھے۔ اُس وقت والد صاحب کھاریاں سکول میں تعلیم حاصل کر رہے تھے اور آپ کی عمر ۱۶ سال تھی۔ حضور کی آمد کی خبر پا کر آپ بھی حضورؑ کی زیارت کے لئے گئے۔ اور حضورؑ کو دیکھ لینے سے احمدیت کے بارہ میں جتنے اعتراضات و شبہات باقی تھے سب رفع ہو گئے۔ لیکن بعض شرپسند عناصر کے دباؤ کی وجہ سے اُس وقت بیعت نہ کر سکے۔ جس کا آپ کو تمام عمر افسوس رہا۔ آپ نے حضرت خلیفہ اولؓ کے عہد خلافت میں بیعت کی۔ آپ کے والد محترم حضرت محمد ابراہیم صاحب رضؓ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نہایت نیک اور دعاگو تھیں۔ ان کی نیک تربیت کا آپ پر گہرا اثر پڑا۔ آپ کو تعلیم کا بہت شوق تھا۔ اس غرض سے آپ نے اپنے ماحول کے چھوٹے چھوٹے مدرسوں سے تحصیل علم کی۔ پھر کھاریاں مڈل سکول میں داخلہ لے کر مڈل پاس کیا اور پھر حضرت مولانا علی احمد صاحب حقانی مرحوم کی وساطت سے جے۔ وی کا امتحان دیا۔

جب بھی کسی احمدی سے ملتے تو بہت محبت سے پیش آتے اور اس کی خدمت کرنے میں روحانی سرور پاتے۔ ابتداء میں جب ابھی آپ کو احمدیت کا علم نہ تھا آپ سچے مذہب کی تلاش میں مصروف ہوئے۔ آپ نے ہر مذہب کے متبرک مقامات کی زیارت کی۔ خانقاہوں اور مزاروں پر حاضر ہوئے۔ ہندوؤں۔ سکھوں کے مذہبی لیڈروں سے بھی ملاقات کرتے اور معلومات فراہم کرتے رہے۔ آپ بحیثیت افسر یا ماتحت ہر دو حالتوں میں نہایت دیانتداری اور اخلاص سے مفوضہ امور سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے زہد اور تقویٰ اور حسن کارکردگی کا انگریز افسروں پر گہرا اثر تھا۔ اسی لئے انگریز آپ کو "مولوی" کے لقب سے پکارتے تھے۔ اور بیشتر معاملات میں ثالث یا گواہ مقرر کرتے تھے۔

راولپنڈی کی جماعت سے آپ ایک لمبے عرصہ تک منسلک رہے ہیں۔ پہلے مشن سکول میں مدرس تھے پھر حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کی کوشش سے فوج میں بھرتی ہوئے۔ آپ نے ۲۲ سالہ فوجی خدمت کے دوران سات میڈل اور بیسیوں اعزاز حاصل کئے۔ حضرت شیخ فضل احمد صاحب سے انہیں بڑی محبت تھی۔ آپ ان کے ساتھ ایک لمبے عرصہ تک رہے ہیں۔ محترم شیخ صاحب کے بیان کے مطابق والد صاحب قیام بنوں کے دوران سالہا سال تک ٹھٹھرتی سردی کے ایام میں آدھی رات کو نماز تہجد کے وقت وضو کے لئے روزانہ نہر سے پانی لاتے اور پھر دونوں باجماعت نماز تہجد ادا کرتے۔ اسی معیت کا نتیجہ تھا کہ والد صاحب کے ساتھ محترم شیخ صاحب اور ان کے اہل و عیال بہت ہی محبت اور الفت سے پیش آتے اور انکی خدمت کرنے میں فخر محسوس کرتے۔ ادھر والد صاحب کے جذبات بھی بالکل ایسے ہی تھے۔ آپ اپنی تمام اولاد کو خطوط کے ذریعہ یہ وصیت کرتے رہے کہ میں تو ہندوستان میں تم سے دور مقیم ہوں تم لوگ ہمیشہ شیخ صاحب کو باپ کی جگہ سمجھو اور حقیقت میں شیخ صاحب کو ہم باپ کی جگہ ہی سمجھتے ہیں۔ اور سمجھتے رہیں گے۔ انشاء اللہ

غیرتِ ایمانی کا مظاہرہ

ہماری ایک بہن اور بھتیجی کا رشتہ ہمارے پھوپھی زاد بھائیوں سے ہونا طے پایا۔ تمام انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے۔ شادی کے وسیع انتظامات کئے گئے۔ برات آگئی اور کئی دیگوں میں کھانا تیار کرایا گیا۔ دوست احباب بھی پہنچ گئے۔ عین اس وقت جبکہ نکاح کی تقریب سرانجام دی جانے والی تھی۔ کسی نے والد صاحب کو مطلع کیا کہ حضرت امیر المومنین نے یہ حکم دیا ہوا ہے کہ غیر احمدی لڑکے سے احمدی لڑکی کی شادی نہ کی جائے۔ آپ نے اسی وقت اپنے بھانجوں کو بیعت کرنے کی تلقین کی۔ گو یہ لڑکے احمدیت سے روشناس تھے لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ والد صاحب کے دوست نکاح پر اصرار کرنے لگے۔ ادھر کھانا بھی ٹھنڈا ہو رہا تھا۔ مگر آپ نے فرمایا کہ "میں تو ہر حالت میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشاد گرامی پر عمل کروں گا۔ اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا تو میں کبھی اس رشتہ کیلئے تیار نہ ہوتا۔ اس طرح بات بڑھتی گئی لیکن والد صاحب اپنے فیصلہ سے ٹس سے مس نہ ہوئے۔ ان دنوں میں یہ قاعدہ تھا کہ جب تک نکاح نہ ہو جائے براتی کھانا نہ کھاتے تھے۔ اسلئے کسی نے بھی کھانا نہ کھایا اور برات واپس چلی گئی اور کیونکہ تمام برادری اور خاندان غیر احمدی تھا اس لئے سب ہی بغیر کھائے پئے لوٹ گئے۔ والد صاحب نے تمام کھانے کے ضائع ہونے کے نقصان کو برداشت کر لیا مگر حضور کے ارشاد کی خلاف ورزی نہ ہونے دی۔ کہنے کو تو بات چھوٹی ہے۔ لیکن عملاً یہ بہت بڑی قربانی ہے۔ آپ کے اس عمل سے آپ کی تمام برادری نے آپ کا بائیکاٹ کر لیا اور آپ کی ہمشیرہ نے بھی تعلق قطع کر لیا اور تقریباً ۳۵ سال تک یہ صورت حال رہی۔

آپ کی دیانتداری

جب آپ جہلم میں نئے نئے مدرس لگے تو ایک مکان کی بیٹھک میں رہائش پذیر تھے۔ ایک بزرگ کی لڑکی آپ کے پاس پڑھنے کے لئے آتی تھی۔ ایک دن اس کا سونے کا زیور آپ کی بیٹھک میں گر گیا۔ گمشدگی پر اس کے گھر والے بہت افسردہ اور کبیدہ خاطر ہوئے۔ طبعاً اس امر سے آپ کو بھی تکلیف ہوئی۔ کافی رات گئے جب آپ ایک اور ٹیوشن پڑھانے کے بعد واپس آئے اور مطالعہ کے بعد سونے کی تیاری کرنے لگے تو پاؤں کے ساتھ کسی چیز کے ٹکرانے کی آواز آئی۔ آپ نے فوراً لیمپ روشن کیا۔ اور یہ دیکھکر حیران رہ گئے کہ گمشدہ زیور زمین پر گرا پڑا ہے۔ آپ اُسی وقت اُس بزرگ کے گھر روانہ ہوئے۔ ان کا گھر کافی دور تھا۔ اور رات کا ۱½ بج رہا تھا۔ اس کے گھر پہنچ کر زیور ان کے سپرد کیا اور خدا تعالےٰ کا شکر بجا لائے۔

تحریک شدھی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت میں ہندوؤں نے مسلمانوں کی غربت اور تنگ دستی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں اسلام سے برگشتہ کرنا شروع کیا۔ اور تحریک شدھی کا آغاز کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے جماعت کے ہر طبقہ کو دعوت دی کہ اپنے خرچ پر ملکانہ کے علاقہ میں کام کرنے کے لئے اور ہندوؤں کے حملہ کے جواب کیلئے دو دو تین تین ماہ وقف کریں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے احمدی تاجر۔ وکلاء ڈاکٹر۔ زمیندار۔ سول اور فوجی ملازم اس تحریک میں شامل ہوئے۔ محترم والد صاحب بھی حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کی سرکردگی میں دو ماہ کی رخصت لے کر ملکانہ محاذ پر مختلف مقامات پر کام کرتے رہے۔

قادیان میں اقامت

۱۹۴۷ء کے پرآشوب زمانہ میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر دیار حبیب کی حفاظت کے لئے قادیان روانہ ہوئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ اس دوران میں آپ پہرے بھی دیتے رہے اور دوسری خدمات بھی بڑی محنت اور تندہی سے سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۵۳ء میں آپ کو خلافت لائبریری قادیان کا انچارج بنایا گیا۔ وہاں پر آپ نے بڑے انتظام کے ساتھ یہ خدمت سرانجام دی۔ گویا نئے سرے سے ساری لائبریری کو ترتیب دیا کیونکہ کتب بوریوں اور گٹھڑیوں میں بند تھیں۔ دریدہ اور بوسیدہ کتب کی حفاظت کی۔ نامکمل کتب اپنے ہاتھ سے لکھ کر بقیہ صفحات مکمل کئے۔ بیماری کی حالت ہو یا صحتمندی کی آپ سلسلہ کی ضروریات کو مقدم رکھتے۔ اگر کوئی شخص آدھی رات کو بھی آجاتا تو مطلوبہ کتاب دیدیتے۔ ہندوؤں اور سکھوں سے کتب حاصل کیں۔ اور لائبریری کو مکمل اور محفوظ کیا۔

بیماری

۱۹۶۳ء کے سالانہ جلسہ پر ربوہ تشریف لائے اُس وقت آپ کی بائیں ٹانگ میں درد رہنے لگا تھا۔ یہ درد پہلے بھی ہوتا رہا تھا۔ بظاہر کوئی تشویشناک بات نہ تھی۔ آپ نے فرمایا قادیان میں ایک درویش کو جلسہ قادیان سے چند دن قبل یہی درد ہوئی تھی اور کسی ہندو جراح نے اس کا علاج وغیرہ کیا تھا جس سے وہ درویش صحتیاب ہو گئے۔ میں بھی ان سے علاج کروا لیتا لیکن قادیان کا جلسہ قریب آگیا تھا میں نے سوچا سلسلہ کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوگی اس لئے اسے آئندہ پر ملتوی کر دیا۔ قادیان کے سالانہ جلسہ پر آپ آبرسانی کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ قادیان میں ربوہ کی نسبت خاصی زیادہ سردی ہوتی ہے اور اس پر آبرسانی کا کام۔ اور پھر ٹانگ کی درد۔ ان سب چیزوں کی وجہ سے تکلیف بڑھ گئی۔ پہلے گھر پر ایلوپیتھی علاج ہوتا رہا۔ پھر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ہومیوپیتھی علاج کیا پھر فضل عمر ہسپتال میں ۱۴ دن تک علاج کرواتے رہے۔ اس دوران میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی ہومیوپیتھی علاج کیا۔ لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ مجبوراً لاہور میو ہسپتال میں داخل کئے گئے وہاں کی جماعت نے بڑی ہمدردی کا سلوک کیا۔ لاہور کے خدام نے خون کا عطیہ بھی دیا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

میو ہسپتال میں ۱½ ماہ تک علاج ہوتا رہا لیکن درد میں کمی واقع نہ ہوئی۔ اور حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی۔ آخر سول ملٹری ہسپتال (C.M.H) میں بھیجا گیا۔ لیکن حالت غیر ہوتی گئی۔ ادھر قادیان کے درویشوں کی خواہش تھی۔ کہ آپ کو یہاں بھجوا دیں۔ اور خود والد صاحب بھی بار بار یہی فرمانے لگے کہ اب مجھے قادیان بھجوا دو۔ آپ کو پاک سرحد پر پہنچایا گیا۔ الٰہی تائید سے بہت جلد آپ کو قادیان پہنچا دیا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ اور محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت قادیان۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب اور دیگر درویشوں نے بڑی محبت کا سلوک کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ قادیان میں بھی آپ کو تین بوتل خون دیا گیا۔ لیکن بے سود۔ آخر ۴ر اپریل ۱۹۶۴ء کو ہندوستانی وقت کے مطابق ساڑھے پانچ بجے شام کو حضرت مسیح موعودؑ کے ایک حجرہ میں وفات پائی اور اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اِنا للہ و اِنا الیہ راجعون۔

جب بھی تیمارداری کیلئے کوئی دوست آتے اور حال پوچھتے تو سب سے پہلے "الحمد للہ" فرماتے اور پھر خدا کا شکر ادا کرنے کے بعد اصل حالت کا ذکر کرتے۔

قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ احباب جماعت والد ماجد کے بلند مراتب کیلئے دعا فرماویں۔ اور یہ بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اور ہمارے اہل و عیال کو خادم اسلام واحمدیت بنائے۔ آمین اللہم آمین۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاسیں

۱۔ ضلع سرگودھا

مجالس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر۔ سرگودھا چھاؤنی۔ چک ۱۶۶ شمالی اور چک ۹۵ شمالی کی پہلی تربیتی کلاس مسجد احمدیہ بلاک ۹ میں منعقد ہوئی۔ اس کا افتتاح محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب صدر نگران بورڈ نے فرمایا۔ آپ نے خدام کو نصیحت فرمائی کہ جوانی کا زمانہ ایک قابل رشک زمانہ ہوتا ہے اسے اس طور سے بسر کرنا چاہیئے کہ وہ آئندہ زندگی میں دائمی نیک اور پاک نقوش چھوڑے۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب اور مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا نے درس و تدریس کا کام سر انجام دیا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے نہایت دلچسپ اور مؤثر خطاب فرماتے ہوئے نوجوانوں کو محبت الٰہی کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کی بلند پایہ تقریر کے بعد دعا ہوئی اور یہ کلاس کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔

۲۔ ضلع لاہور

کھریپڑ تحصیل قصور، دھوپ سڑی تحصیل چونیاں اور کوٹ امیر محمد تحصیل چونیاں میں دس روزہ تربیتی کلاسیں منعقد کی گئیں جن میں علی الترتیب مکرم نصر اللہ خاں صاحب، مکرم عبد الغفار صاحب اور مکرم صفی الرحمٰن صاحب نے معلمین کے فرائض سر انجام دیئے۔ کلاس کے دوران خدام کو تقریباً تمام اہم دینی اور علمی موضوعات سے واقف کرایا گیا۔ آخری روز خدام نے پکنک منائی۔ اور مقابلہ جات کروائے گئے۔ یہ سارا پروگرام بڑا دلچسپ اور مفید رہا۔

۳۔ ضلع مردان

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع مردان کی تیسری چار روزہ سالانہ تربیتی کلاس مسجد احمدیہ بکٹ گنج مردان میں منعقد ہوئی۔ اس کلاس کے دوران محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دو مرتبہ خدام سے نہایت برجستہ رنگ میں مؤثر خطاب فرمایا۔ آپ کے علاوہ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف، مکرم مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ۔ مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ، مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف، مکرم حافظ محمد اعظم صاحب نسیم اور بعض دیگر احباب نے خدام سے خطاب کیا۔ کلاس کے دوران سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام بھی ہوا جو بہت مفید ثابت ہوا۔ کلاس میں شامل ہونے والے خدام نے ۳۰۰ پمفلٹ شہر میں تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کئے۔ اس کلاس میں لاہور، پشاور، ٹوپی اور رسالپور کے قائدین نے اور پشاور، ٹوپی۔ نواں کلی، نوشہرہ، مردان، چارسدہ، رسالپور اور بازید خیل کے قریباً ۹۰ خدام نے شرکت کی۔ اختتامی اجلاس سے صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ کلاس کے بعد مقامی معززین کو ایک دعوت عصرانہ پر مدعو کیا گیا اور ان تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

۴۔ چک ۹۸ (شمالی) ضلع سرگودھا

اس حلقہ کی تربیتی کلاس مسجد احمدیہ چک ۹۸ شمالی میں منعقد ہوئی۔ حلقہ کی مجالس چک ۹۸ شمالی، ۹۹ شمالی اور ۸۸ شمالی کے خدام و اطفال نے شرکت کی۔ اس کلاس سے محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے سیرت نبویؐ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ کے علاوہ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر۔ مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا اور پروفیسر رحمت علی صاحب مسلم نے بھی خطاب کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقاریر کے ریکارڈ بھی سنائے گئے۔ کلاس میں حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی اس لحاظ سے کلاس بڑی کامیاب رہی۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ریگولر کمشن پاکستان آرمی:۔ چھتیسواں پی۔ ایم۔ اے لانگ کورس۔ تنخواہ بصورت کیڈٹ ۱۵۰/- راشن وردی سرکاری۔ شرائط: انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج۔ عمر ۶۴/۱۱/۳۱ کو ۱۷ تا ۲۲۔ درخواستیں ۶۴/۱۰/۳۱ تک بنام پی اے۔ ڈائرکٹریٹ پی اے۔ ۱۳ (اے) اے جینیز برانچ۔ جی ایچ کیو۔ راولپنڈی۔

فارم درخواست و ہدایات نزدیک کے دفتر بھرتی سے یا منظور شدہ کالج سے حاصل ہو (اپ۔ ٹ ۶۴/۱۰/۲)

(ناظر تعلیم)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

(مورخہ ۶۴/۷/۱۳ تا ۶۴/۷/۲۶)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے بیس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۲۱۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰۰ — ۰۰ روپے
۵۲۲۔ محترم نواب محمد احمد خاں صاحب نبیرہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵۰ — ۰۰ "
۵۲۳۔ احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بذریعہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب	۳۵ — ۷۵ "
۵۲۴۔ " " چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم غلام احمد خاں صاحب	۵۸ — ۰۰ "
۵۲۵۔ مکرم جناب عبدالسمیع صاحب احسان علی اینڈ سنز مشن روڈ لاہور	۶۵ — ۰۰ "
۵۲۶۔ احباب جماعت احمدیہ شیخوپورہ بذریعہ مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب	۲۱ — ۰۰ "
۵۲۷۔ " " " لائل پور بذریعہ مکرم سید عطاء حسین شاہ صاحب	۳۲ — ۵۰ "
۵۲۸۔ " " " ملتان شہر بذریعہ مکرم میاں غلام رسول صاحب	۱۲۵ — ۰۰ "
۵۲۹۔ مکرم ڈاکٹر عبد المجید صاحب بوگرہ مشرقی پاکستان	۲۰ — ۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ۔ چنیوٹ۔ احمد نگر

کیلئے

ایک ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵؍ اکتوبر ۱۹۶۴ء بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔

اجتماع میں ربوہ۔ چنیوٹ۔ احمد نگر۔ و دیگر نواحی مجالس کے تمام خدام کی حاضری لازمی ہے۔ ان مجالس کا کوئی خادم بلا شرعی عذر اجتماع سے غیر حاضر نہیں ہو سکتا۔

مندرجہ بالا مجالس کے جو خدام کسی جائز اور معقول عذر کے تحت اجتماع میں شامل ہونے سے قاصر ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ متعلقہ قائد کی سفارش کے ساتھ ۱۵؍ اکتوبر ۱۹۶۴ء سے قبل اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ تاکہ صدر محترم سے ان کی منظوری حاصل کی جاسکے۔

یہ امر یاد رہے۔ کہ جب تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ رخصت نہ دیں کسی خادم کو بھی اجتماع سے غیر حاضر ہونے کی اجازت نہیں۔

عہدیداران مجالس ربوہ۔ چنیوٹ۔ احمد نگر اس امر کی نگرانی کریں کہ کوئی خادم اجازت کے بغیر اجتماع سے غیر حاضر نہ ہو۔

(منتظم دفتر بیرون سالانہ اجتماع ۱۹۶۴ء)

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محض فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ ۶۴/۷/۲۲ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام عمران احمد تجویز کیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ (راجہ خورشید احمد منیر مربی سلسلہ راولپنڈی)

۲۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶۴/۹/۲۶ کو چار لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

(عبد الحفیظ خاں۔ کوٹ لکھپت لاہور)

درخواستہائے دعا

مکرم مظفر الدین صاحب چوہدری نائب ناظر بیت المال کا چھوٹا بچہ مسعود احمد طاہر عرصہ پندرہ روز سے بعارضہ بخار، نزلہ اور تشنج بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے ٭ مکرم اسلم حیات خاں صاحب حافظ آباد کی اہلیہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں ٭ مرام شاہد لاہور سے بذریعہ تار مطلع فرماتی ہیں کہ شاہد بشیر کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب سے

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں ہر دوست کو شریک ہونا چاہیئے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ ماسکو ۱۸ر اکتوبر۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کے سپیکر فضل القادر چوہدری نے روس کے وزیراعظم مسٹر خروشیف کو صدر ایوب کی طرف سے دوستی کا پیغام دیا اور انہیں بتایا کہ صدارتی انتخاب کے بعد آئندہ فروری میں ہی صدر ایوب ماسکو کا دورہ کر سکیں گے۔ پاکستانی پارلیمانی وفد نے کل وزیراعظم خروشیف سے ملاقات کی اور ایک گھنٹہ تک باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلۂ خیال کیا۔

★ قاہرہ ۱۸ر اکتوبر۔ غیر جانبدار ملکوں کی دوسری کانفرنس جس میں ایشیا، افریقہ اور یورپ کے اٹھاون ملکوں کے بادشاہ سربراہ اور نمائندین شریک ہیں اور جس کا کل جمہوریہ مصر کے صدر ناصر نے افتتاح کیا تھا، میں ہندوستان کو پہلے ہی دن مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے کیونکہ غیر جانبداری کے زبانی دعووں کے باوجود چین کے حملے کے خطرے کا ڈھونگ رچا کر وہ جس طرح دونوں بڑی طاقتوں امریکہ اور روس کے ساتھ منسلک ہے اس کی غیر جانبداری مشکوک ہو چکی ہے اور کانفرنس میں شریک ملکوں کے نمائندوں کی نظر میں ہندوستان کا رویہ مشتبہ ہے۔

ہندوستان نے لقائے باہمی کے جو نئے دس اصول کانفرنس میں منظوری کے لئے پیش کئے ہیں اس نے ایک طرف عرب ممالک کو اور دوسری طرف افریقی ممالک میں شدید اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ کیونکہ ان دس نکات میں تسلیم شدہ سرحدوں کی پابندی بھی شامل ہے جو نہ متعدد افریقی ممالک کو قبول ہے اور نہ عرب ممالک کو۔

★ لاہور ۱۸ر اکتوبر۔ صدارتی امیدوار محترمہ فاطمہ جناح نے کل یہاں اعلان کیا کہ اگر میں کامیاب ہو گئی تو بنیادی جمہوریت کا نظام ختم نہیں کیا جائے گا۔ البتہ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کو انتخابی ادارے کی حیثیت حاصل نہیں رہے گی۔ لیکن وہ رفاہِ عامہ کے صرف مقامی کاموں کے ذمہ دار ہوں گے۔

لاہور میں دو دن قیام کے بعد حیدرآباد روانہ ہونے سے قبل ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے محترمہ فاطمہ جناح نے کہا میں بنیادی جمہوریتوں کا نظام ختم نہیں کروں گی یونین کمیٹیوں اور یونین کونسلوں کے ارکان نے اپنے اپنے علاقے میں لوگوں کی حالت سدھارنے اور مقامی مسائل حل کرنے میں قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں جہاں تک مقامی مسائل کا تعلق ہے بنیادی جمہوریتوں کی امداد دینے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

★ لاہور ۱۸ر اکتوبر۔ متحدہ حزبِ اختلاف کی صدارتی امیدوار محترمہ فاطمہ جناح نے آج بیان کیا کہ میں ہر وقت اپنی جائداد ظاہر کرنے کے لئے تیار ہوں اور اگر میں نے اپنے اثاثے کی تفصیلات کا اعلان کر دیا تو پھر دوسرے صدارتی امیدوار ریٹائرڈ مارشل محمد ایوب خان کو بھی ایسا کرنا ہوگا۔

محترمہ فاطمہ جناح ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے پارلیمانی سیکرٹری (دفاع) ملک محمد قاسم کے دورہ بیان پر تبصرہ کر رہی تھیں جس میں انہوں نے کہا تھا کہ صدر ایوب اپنا اثاثہ ظاہر کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ دوسرے بھی ایسا کریں۔ محترمہ فاطمہ جناح نے کہا کہ ہر شخص میری سیاسی خدمات سے آگاہ ہے میرا اثاثہ اس ملک کے عوام ہیں۔

★ حیدرآباد ۱۸ر اکتوبر۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے عوام کو خبردار کیا ہے کہ وہ متحدہ محاذ کے خطرناک عزائم سے آگاہ رہیں کیونکہ یہ لوگ ملک میں پھر انتشار اور بدنظمی پھیلانا چاہتے ہیں۔ وہ مسلم لیگی کارکنوں اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے عوام کو یاد دلایا کہ یہی سیاستدان جو آج جمہوریت کے بڑے علمبردار بنے ہوئے ہیں جنہوں نے مارشل لاء سے قبل مشرقی پاکستان میں جگتو فرنٹ بنا کر صوبے کے وقار کو مجروح کیا تھا۔ اب پھر وہ جگتو فرنٹ بنا کر قومی سطح پر ملک کے وقار کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔

★ تہران ۱۸ر اکتوبر۔ ایران کے شہنشاہ رضا شاہ پہلوی نے کہا ہے کہ پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اس کا مقصد تینوں ملکوں کا اقتصادی استحکام ہے اور دوسرے ملک اگر چاہیں تو اس معاہدے میں شریک ہو سکتے ہیں شاہ ایران پارلیمنٹ کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا امن عالم کی بقا کے لئے ضروری ہے کہ ترقی پذیر ملک پس ماندہ ملکوں کی مدد کریں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ایران اس وقت تک اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کرتا رہے گا۔ جب تک کہ دنیا سے جنگ کا خطرہ ختم نہیں ہو جاتا۔

★ نئی دہلی ۱۸ر اکتوبر۔ بنگلور سے پہنچنے والی اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ نارگند کے قصبے میں ۳ سو افراد نے غلہ کی کئی دکانیں لوٹ لیں۔ پولیس نے انہیں روکنا چاہا مشتعل ہجوم نے ان پر حملہ کر کے پولیس کے تین افراد کو زخمی کر دیا۔

★ نیویارک ۱۸ر اکتوبر۔ ایک رسالے نے لکھا ہے کہ ملازموں کی شراب نوشی امریکی کارخانوں کو بڑی مہنگی پڑتی ہے نشہ اور خمار کی بنا پر بہت سے حادثے ہوتے ہیں۔ اور غیر حاضریاں ہوتی ہیں۔ اس طرح ہونے والے نقصان کا اندازہ دو ارب ۳۳ کروڑ روپے سالانہ ہے

★ قاہرہ ۱۸ر اکتوبر۔ غیر وابستہ ملکوں کی کانفرنس میں سب سے غیر نمایاں شخصیت شریک ہونے والوں میں سب سے بڑے ملک کے وزیراعظم لال بہادر شاستری کی ہے کانفرنس میں نشستوں کا انتظام حروفِ تہجی کے اعتبار سے کیا گیا ہے اس اعتبار سے بھی شاستری نمایاں نہیں ہو سکے اس کے علاوہ کانفرنس میں شریک ملکوں نے انہیں زیادہ اہمیت نہیں دی ہے اس کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ بین الاقوامی طور پر انہیں کوئی خاص حیثیت حاصل نہیں ہے۔ دوسرے عالمی معاملات میں ہندوستان کا رویہ منافقانہ ہے۔ وہ نوآبادیاتی نظام ختم کرنے اور رنگ، نسل اور مذہب کی بنا پر کوئی امتیاز نہ کرنے کا نعرہ لگاتا ہے لیکن خود ان اصول پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

★ قاہرہ ۱۸ر اکتوبر۔ پاکستان کے جنوبی افریقہ سے تجارتی تعلقات ختم کر دینے کے فیصلے پر غیر وابستہ ملکوں کی کانفرنس میں شرکت کرنے والوں نے خوشی کا اظہار کیا ہے خاص طور پر وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان کے بیان کو سراہا گیا ہے کہ پاکستان اور افریشیائی اتحاد کی خاطر دس کروڑ روپے سالانہ کی آمدنی کی قربانی دے گا

وزیر تجارت کا بیان غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں کے توسط سے کل صبح یہاں موصول ہوا۔ کانفرنس کے حلقوں میں اسے پاکستان کی طرف سے افریشیائی اتحاد کو ترجیح دینے کی پالیسی کا مظہر قرار دیا گیا۔

منڈی بہاؤالدین کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب

نائب امیر جماعت احمدیہ منڈی

بہاؤالدین سے حاصل کریں

نور کاجل لاہور میں

لاہور کے احباب کے اصرار پر ان کی سہولت کے لئے

نور کاجل

شفا میڈیکو چوک میو ہسپتال لاہور

سے مل سکے گا۔ دوسرے شہروں میں جو دوست

نور کاجل

کی ایجنسی لینا چاہیں وہ ہم سے خط و کتابت کریں

معقول کمیشن دیا جائے گا۔

منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار، کیل۔ پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود

ہے ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور ★ لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ۔ لائل پور۔ فون ۳۸۰۸

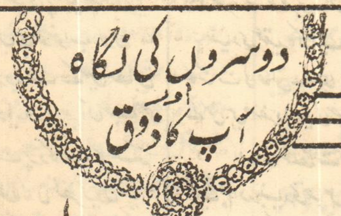

دوسروں کی نگاہ

اور

آپ کا ذوق

فون ۲۶۲۳ - ۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

فرحت علی جیولرز

تریاقِ اٹھرا (مرض اٹھرا کی کامیاب دوا) خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس 15 پندرہ روپے

"ظفر اللہ خان نے اقوامِ متحدہ کی تاریخ میں اپنے لئے ایک منفرد امتیازی مقام پیدا کر دکھایا ہے"

"اسلام کے بارہ میں اہلِ مغرب کی غلط فہمیوں کے ازالہ سے متعلق آپ کا ایک تعجب خیز کارنامہ"

چوہدری صاحب موصوف کو امریکی مضمون نگار پیئر جے۔ ہس کا خراجِ تحسین

محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے گزشتہ سال اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سترہویں سیشن کے صدر کی حیثیت سے جو گراں بہا خدمات سرانجام دی تھیں امریکی مضمون نگار مسٹر پیئر جے ہس (MR. PIERRE J. HUSS) نے ان پر اپنے ایک مضمون میں آپ کو نہایت زوردار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا تھا۔ ان کا یہ مضمون امریکی اخبار "ملواکی جرنل" (MILWAUKEE JOURNAL) کے ۱۸ فروری ۱۹۶۳ء کے شمارہ میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں انھوں نے محترم چوہدری صاحب موصوف کے ایک اور تعجب خیز کارنامہ کا بھی ذکر کیا تھا جو اسلام کے بارہ میں اہل مغرب کی غلط فہمیوں کے ازالہ سے تعلق رکھتا ہے ان کے مضمون کا اردو ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے:۔

"سر محمد ظفر اللہ خان نے جو پاکستان کے ایک بارسوخ فرد ہیں جنرل اسمبلی میں اپنے عرصہ صدارت کے دوران ایک ایسا کارنامہ جو ناممکن نظر آ رہا تھا انجام دے کر اقوام متحدہ کی تاریخ میں اپنے لئے ایک منفرد امتیازی مقام پیدا کر دکھایا ہے آپ نے ایک سو دس اراکین اقوام پر مشتمل جنرل اسمبلی کے سیشن کو حسب پروگرام نہ صرف تین ماہ میں بلکہ مقررہ عرصہ سے ایک روز قبل ہی پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔ آپ نے ان لوگوں کے خدشات کو یکسر باطل کر دکھایا جو گزشتہ سال اس بارہ میں شاکی تھے کہ اسمبلی اپنی وسعت پذیری کے باعث بہت زیادہ بے قابو ہو چکی ہے اور یہ ممکن نہیں ہے کہ اسے اپنی کارگزاری کو بسرعت انجام دینے کے قابل بنایا جا سکے۔ ایجنڈے پر درج شدہ نوّے کے قریب مسائل اور ان میں سے بھی علی الخصوص نہایت اہم معاملات پر سنجیدگی سے غور کیا جا سکے

سر ظفر اللہ نے اس مقصد کے حصول کی خاطر صاف اور سیدھا طریق اختیار کیا۔ آپ نے اجلاسوں میں باقاعدگی پیدا کرنے کی غرض سے قطع نظر اس سے کہ تیز و طرار مندوبین روزمرہ کے اجلاس میں اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ چکے ہوں یا ہنوز اپنے بستروں میں ہی محو خواب ہوں، اجلاسوں کو اعلان کردہ وقت کے عین مطابق منعقد کرنا شروع کر دیا۔ مزید برآں جب بھی کسی مقرر نے اپنی حکومت پر وکالت کا سکہ بٹھانے کی نیت سے طولانی تقریروں یا دیگر حربوں سے کام لینا چاہا آپ نے کسی رو رعایت کے بغیر اپنے صدارتی اختیارات استعمال کرنے میں قطعاً کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔

لیکن سطور ہذا میں فی الوقت سر ظفر اللہ کا ایک اور ہی تعجب خیز کارنامہ پیش کرنا مقصود ہے

آپ نے ایک دلچسپ کتاب تصنیف فرمائی ہے اس کا نام ہے:۔

"ISLAM. ITS MEANING FOR MODERN MAN"

(یعنی۔ اسلام — دورِ جدید کے انسان کیلئے اس کا مفہوم)

اس کتاب میں آپ نے سلیس زبان میں اہل مغرب پر اسلام کے ان احکام اور فلسفوں کو واضح فرمایا ہے جن کی وجہ سے اسلام دنیا کے عظیم مذاہب میں سے ایک مذہب شمار ہوتا ہے آپ کتاب کی وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"مقصد یہ ہے کہ ان غلط فہمیوں کو دور کیا جائے جو اسلام کے متعلق مغربی ذہن میں موجود چلی آ رہی ہیں"۔

آپ اس فساد زدہ دنیا کے دکھوں کو مداوا اسلام میں پاتے ہیں آپ نے بتایا ہے کہ "اسلام" کا لفظ "سلم" سے مشتق ہے جس کے معنے ہیں "امن" اور "اطاعت"۔ مسلمانوں کو جو اسلام کے پیرو ہیں۔ حکم دیا گیا ہے کہ وہ امن کے قیام میں دل و جان کے ساتھ کوشاں رہیں، چنانچہ وہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ بین الاقوامی تعلقات کے استحکام میں مختلف مذاہب کے باہمی تعلقات کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔ سر ظفر اللہ لکھتے ہیں:۔

"موجودہ عالمی صورت حال میں مختلف اقوام کے لئے یہ امر ازبس ضروری ہے کہ وہ بہتر انداز کی باہمی افہام و تفہیم کے ذریعہ ایک دوسرے کے قریب تر آ جائیں۔ ایٹمی دور میں یہ بنیادی عقیدہ کہ ایک ہی بالا ہستی ہے جو اس کائنات کی خالق ہے بنی نوع انسان کی نجات کے حق میں منفرد امید کی حیثیت رکھتا ہے

انسانی تعلقات کے دائرہ میں مذہب کو ایک اہم اور بنیادی عامل کی حیثیت حاصل ہے اور اس امید کی بہت کافی وجہ جواز موجود ہے کہ یہ عامل یعنی مذہب رفتہ رفتہ مستقبل میں افتراق اور باہمی جھگڑوں کا ذریعہ بنا رہنے کی بجائے اتحاد اور باہمی ربط و ضبط کو بڑھانے کا زیادہ کارگر اور مؤثر ذریعہ ثابت ہوتا چلا جائے گا اندریں حالات یہ جاننا اور سمجھنا بہت ضروری ہے کہ اسلام دوسرے مذاہب کے تعلق میں کیا رویہ اختیار کرتا ہے"

سر ظفر اللہ نے بتایا ہے کہ مسیح (علیہ السلام) اور بہت سے دوسرے انبیائے بنی اسرائیل کا ذکر قرآن نے نام لے کر کیا ہے مسلمانوں کے عقیدہ کے بموجب یہ وہ صحیفہ آسمانی ہے جو اس وحی پر مشتمل ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوئی مسلمانوں کے نزدیک قرآن کی وہی اہمیت ہے جو عیسائیوں اور یہودیوں کے نزدیک بائبل کی ہے۔ مسلمان حضرت مسیحؑ اور حضرت مریمؑ کی خاص تکریم و تعظیم کرتے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام پر نازل ہونے والی وحی کو

تو بار بار ہدایت اور نور کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

اسلامی تعلیم کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ نے توجہ دلائی ہے کہ اسلام میں نہ صرف یہ کہ ایک قوم پر دوسری قوم کے تصرف و تسلط کی مذمت کی گئی ہے بلکہ ایک ملک کے خلاف دوسرے ملک یا قوم کی اقتصادی لوٹ کھسوٹ اور ناجائز انتفاع کو بھی یکساں طور پر قابل مذمت ٹھہرایا گیا ہے۔ آپ نے اس امر پر خاص زور دیا ہے کہ قرآن نے معاہدوں اور عہد ناموں کے پورے پورے احترام اور ان کے ایفاء کو بڑی شد و مد کے ساتھ پیش کیا ہے اور لازمی قرار دیا ہے کہ یہ معاہدے پورے طور پر نافذ العمل ہو کر قوموں اور ملکوں کو باہم متحد کرنے اور انھیں زیادہ طاقتور بنانے کا موجب ہونے چاہئیں۔ اگرچہ آپ نے روس کی طرف جو دوستی کا قائل ہے اور دوسری جنگ عظیم کے بعد اس کے نقض عہد کے ۵۶ واقعات کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا تاہم روس اس کتاب کے اوراق سے بہت سے اہم سبق سیکھ سکتا ہے۔

سر ظفر اللہ جو اسلامی احکام کی تعمیل میں بالالتزام دن میں پانچ مرتبہ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں لکھتے ہیں:۔

"اسلام میں معاہدات اور ان کے تحت عاید ہونے والی ذمہ داریوں کو ایک خاص حرمت حاصل ہے۔ ہمیں متنبہ کیا گیا ہے کہ — تم اپنے عہدوں کو دَر پردہ مقاصد کے حصول کا آلۂ کار نہ بناؤ۔ ورنہ تمہارا قدم ایک دفعہ مضبوطی سے قائم ہونے کے بعد پھسل جائے گا اور پھر تمہیں اس کے برے نتائج بھگتنے ہوں گے۔

ایک مسلمان ملک کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسے مسلمانوں کی مدد کرے جن پر محض ان کے مذہب کی وجہ سے ظلم ڈھایا جا رہا ہو۔ لیکن یہ فریضہ معاہدات کی پابندی کے ساتھ مشروط ہے ان کے بارہ میں یہی حکم ہے کہ ان کا ایفاء کما حقہ عمل میں آنا چاہیئے۔"

(ملواکی جرنل بابت ۱۸ فروری ۱۹۶۳ء)

٭

تقریب شادی

ربوہ — مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۶۴ء بروز اتوار مکرم شمیم خالد صاحب ایم اے۔ لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ابن مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے کی تقریب شادی عمل میں آئی، ان کی شادی بشریٰ شاہدہ صاحبہ بنت حضرت مولوی فضل دین صاحب وکیل کے ہمراہ ہوئی ہے۔ مکرم شمیم خالد صاحب حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم کے پوتے اور بشریٰ شاہدہ صاحبہ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں۔

تقریب رخصتانہ مورخہ ۴ اکتوبر کو پانچ بجے شام حضرت مولوی فضل الدین صاحب وکیل کے مکان واقع کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ محلہ دار الصدر شرقی عمل میں آئی، جس میں دعا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کرائی۔ مورخہ ۵ اکتوبر کو ساڑھے بارہ بجے دوپہر مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد نے اپنے مکان "خالد منزل" واقعہ محلہ دار الرحمت وسطی میں وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا انتظام کیا جس میں تقریب رخصتانہ کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان افسران صیغہ جات تعلیم الاسلام کالج کے ممبران اسٹاف محترم صدر صاحب اور قائدین مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور متعدد دیگر احباب شریک ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیاوی، ظاہری و باطنی اور حال و مستقبل میں ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴